فرضی قصّے کہانیوں اور جُھوٹے لطیفوں سے پاک بچّوں کا میگزین

پندرہ روزہ

روضۃ الاطفال

لاھور پاکستان

مانچسٹر آف ایشیا

129

بلاعنوان

قیمت 5 روپے

فرمانِ الٰہی جل جلالہ

''اور جب تمہارے رب نے صاف اعلان کردیا ہے کہ بے شک اگر تم شکر کروگے تو میں ضرور ہی زیادہ دوں گا اور بے شک اگر تم ناشکری کروگے تو بلاشبہ میرا عذاب بہت سخت ہے۔'' ﴿ابراہیم:7﴾

(میمونہ عظمت۔جہلم)

حدیثِ نبوی ﷺ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جو انسان کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔'' ﴿ترمذی﴾

(حافظ عبدالمنان۔جہلم)

پہلی بات

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جی پیارے بچو!

کیسے گزر رہے ہیں شب وروز؟ امید ہے بالکل ٹھیک ٹھاک گزر رہے ہوں گے۔ ویسے ایک بات تو بتائیں کہ اگر کسی سے بہت زیادہ پیار ہو تو کیا اس کی بات ردّ کی جاسکتی ہے۔ یقینی طور پر نہیں ناں۔ ہم سب کا بھی تو یہی دعویٰ ہے کہ ہمیں آقائے دوجہاں حضرت محمد ﷺ سے بہت زیادہ محبت ہے۔ تو کیا یہ ہوسکتا ہے کہ ہم ان کی کوئی بات ٹھکرادیں؟

اس لیے اب آپ میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ نبی اکرم ﷺ کے اسوہ پر پوری طرح عمل کریں کیونکہ یہ جو کافر رسول اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے کی ناپاک کوشش کررہے ہیں، اس کا ایک بہترین جواب بھی یہی ہے کیونکہ وہ چاہتے ہیں نعوذ باللہ لوگوں کو آپ ﷺ جیسی پاکیزہ ذات سے دور کریں لیکن ہم نے اپنے کردار سے یہ ثابت کرنا ہے کہ ہم جس نبی ﷺ کی امت ہیں وہ تمام جہانوں کے لیے رحمت ہیں۔ ان کا کردار ہمارے لیے اسوہ حسنہ ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنے آپ کو ہر وقت جہاد کے لیے تیار بھی رکھنا ہے کیونکہ ان گستاخوں کا علاج صرف اور صرف جہاد ہے۔

نبی کریم ﷺ کی محبت ہم سے یہ تقاضا کرتی ہے کہ ہم غیروں کی بجائے نبی کریم ﷺ کی روش اپنائیں اور کافروں کے معاشرے اور تہذیب سے بیزاری کا اظہار کریں۔ اگر مسلمان اپنے دین پر صحیح طور پر عمل پیرا ہوجائیں تو کسی کافر کو جرأت نہیں کہ کوئی حرکت کرسکے لیکن یہ ہماری بداعمالیوں اور جہاد سے دوری کا نتیجہ ہے۔ لہٰذا ہمیں اب دین کی روش کو اپنانا ہے اور کفار کی اس سازش کا منہ توڑ جواب دینا ہے۔ ان شاءاللہ

والسلام

اللہ آپ کا حامی وناصر ہو

آمین

مشکل وقت میں کی جانے والی دعا

اَللّٰھُمَّ لَا سَھْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَہٗ سَھْلًا وَاَنْتَ تَجْعَلُ الْحُزْنَ اِذَا شِئْتَ سَھْلًا۔ (موارد الظمان:2727)

اے اللہ! کوئی آسانی نہیں مگر جسے تو آسان بنادے، اور تو ہر سختی کو جب چاہے آسان بنادیتا ہے۔

ایڈیٹر: عبدالرحمٰن

خط وکتابت کیلئے: پی او بکس نمبر 102 جی پی او لاہور / ای میل: rozah100@yahoo.com آفس: 0313-5967575

غلاف کعبہ
تاریخی پسِ منظر

حج کے مبارک ایام شروع ہوچکے ہیں ۔لاکھوں مسلمان جوق درجوق حجاز مقدس کی طرف عازم سفر ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''جس کے پاس سفرحج کا ضروری سامان ہو اور اس کو سواری میسر ہو جو بیت اللہ تک اس کو پہنچا سکے اور پھر وہ حج نہ کرے تو کوئی فرق نہیں کہ یہودی ہوکر مرے یا نصرانی ہوکر مرے اور یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ بیت اللہ کا حج فرض ہے ان لوگوں پر جو اس تک جانے کی استطاعت رکھتے ہوں۔

(جامع ترمذی)

روئے زمین پر جو پہلا گھر اللہ رب العزت کا تعمیر کیا گیا' وہ بیت اللہ (مسجدالحرام) ہے۔اس کے چالیس سال بعد مسجد اقصیٰ کو تعمیر کیا گیا۔ بیت اللہ کو سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے تعمیر کیا تھا۔

عزیز ساتھیو! حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں۔اگر وہ اللہ سے دعا کریں تو وہ ان کی دعا قبول فرمائے گا اور اگر وہ اس سے مغفرت مانگیں تو وہ ان کی مغفرت قبول فرمائے گا۔(سنن ابن ماجہ)

خانہ کعبہ چوکور عمارت' جو سیاہ غلاف سے ڈھکی مکہ مکرمہ میں مسجدالحرام کے تقریباً عین وسط میں واقع ہے۔اس کی چاروں دیواریں سیاہ پردے یا غلاف سے ڈھکی ہوتی ہیں۔ کعبے کو غلاف پہنانے کا رواج قدیم ترین زمانے سے چلا آرہا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ خانہ کعبہ پر سب سے پہلے غلاف حضرت اسماعیل علیہ السلام نے چڑھایا تھا۔

ابن ہشام اور دیگر مؤرخین کے مطابق حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے فرزند اسماعیل علیہ السلام نے تعمیر کعبہ کے ساتھ ساتھ غلاف کا اہتمام بھی کیا تھا۔ فتح مکہ کے بعد خانہ کعبہ کو بتوں سے پاک کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت غلاف کعبہ کو تبدیل نہیں کیا تھا۔

اسلامی تاریخ میں پہلی بار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کا تیار کردہ سیاہ رنگ کا غلاف چڑھانے کا حکم دیا اور یہ دس محرم الحرام کو چڑھایا جاتا تھا۔ بعد میں یہ غلاف عیدالفطر کو اور حج کے موقع پر چڑھانے کا سلسلہ شروع ہوگیا جو اب تک جاری و ساری ہے۔

ملت اسلامیہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ خانہ کعبہ پہ چڑھایا جانے والا غلاف انتہائی قیمتی اور خوبصورت کپڑے سے خصوصی طور پر تیار کرایا جاتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے دور میں مصری کپڑے کا غلاف چڑھایا کرتے تھے۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ پہلے پرانا غلاف

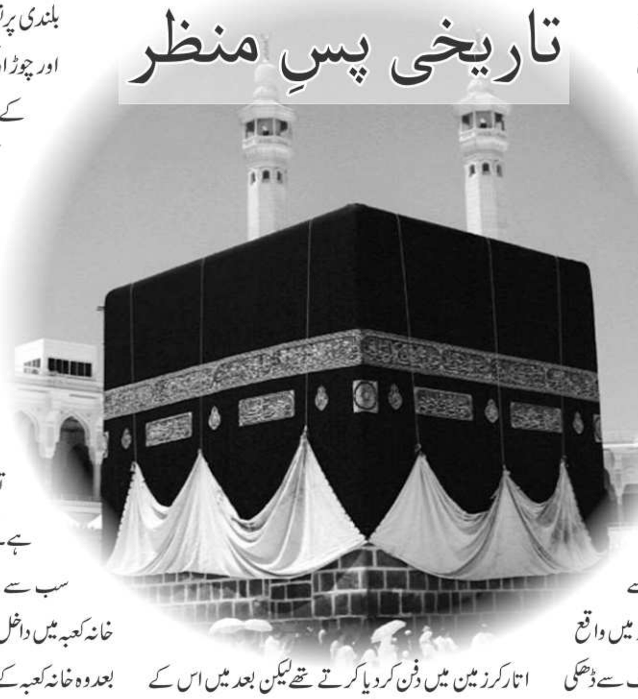

اتار کر زمین میں دفن کردیا کرتے تھے لیکن بعد میں اس کے ٹکڑے حجاج اور غرباء میں تقسیم کیے جانے لگے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے سال میں دومرتبہ غلاف چڑھانے کا آغاز کیا۔ خلافت راشدہ کے بعد سے اب تک خانہ کعبہ کا غلاف متواتر تبدیل کیا جارہا ہے۔

مملکت سعودی عرب کے فرمانروا شاہ عبدالعزیز نے 1927ء کو اپنے بیٹے شاہ فیصل کو حکم دیا کہ غلاف کعبہ کے لیے ایک کارخانہ قائم کریں۔ چنانچہ مکہ مکرمہ میں غلاف کعبہ تیار کرنے کے لیے فیکٹری ''دارالکسوا'' کے نام سے قائم کی گئی۔ 1962ء میں غلاف کعبہ کی تیاری کی سعادت پاکستان کے حصے میں بھی آئی تھی۔

پیارے بچو! اس بار بھی 9ذی الحج کو غلاف کعبہ تبدیل کیا جائے گا۔کارکن کعبہ کی چاردیواروں پر ہائیڈرالک سیڑھی سے بلندی پر جاکر مختلف ٹکڑوں میں تیار غلاف کعبہ کو سوئی دھاگے سے سینے کا کام کریں گے۔غلاف کعبہ 47 حصوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ ہرحصہ 14 میٹر طویل اور 95 سینٹی میٹر چوڑا ہوتا ہے۔ اس کا مجموعی سائز658 مربع میٹر ہے۔ غلاف لاکھوں ریال کی لاگت سے خالص ریشم' سونا اور چاندی سے تیار کیا جاتا ہے۔غلاف کعبہ پر بیت اللہ کی حرمت' حج کی فرضیت اور فضیلت کے بارے میں قرآنی آیات کشیدہ کی جاتی ہیں۔ زمین سے تین میٹر کی بلندی پر نصب کعبہ کے دروازے کی لمبائی 6 میٹر اور چوڑائی 3 میٹر ہے۔غلاف کعبہ کو چاردیواروں کے علاوہ اس کے دروازے پر بھی آویزاں کیا جاتا ہے۔ اتارے جانے والے غلاف کے ٹکڑے بیرونی ممالک سے آئے ہوئے سربراہان مملکت اور دیگر معززین کو بطورِ تحفہ پیش کیے جاتے ہیں۔

نیا غلاف چڑھانے سے پہلے خانہ کعبہ کو آب زم زم سے غسل دینے کی مبارک تقریب ہر سال باقاعدگی سے ادا کی جاتی ہے۔غسل کعبہ کے موقع پر روایتی اعتبار سے سب سے پہلے خادم حرمین شریفین گورنر مکہ کے ساتھ خانہ کعبہ میں داخل ہوتے ہیں۔ دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد وہ خانہ کعبہ کے فرش کو آب زم زم سے دھوتے ہیں۔ خانہ کعبہ کی دیواروں کو ایک خاص قسم کی جاروب (جھاڑو) سے دھویا جاتا ہے۔ یہ جھاڑو کھجور کے پتوں سے خصوصی انداز میں بنائی جاتی ہے۔

عیاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''میری امت جب تک بیت اللہ کا پورا احترام کرتی رہے گی اور اس کی حرمت وتعظیم کا حق ادا کرے گی خیریت سے رہے گی اور جب اس میں یہ بات باقی نہ رہے گی تو برباد ہوجائے گی۔''(ابن ماجہ)

(ارم شائستہ۔قلعہ دیدار سنگھ' گوجرانوالہ)

بے مثال حکمران

قصے انبیاء کے

اللہ تعالیٰ نے ان کو بے مثال حکومت عطا فرمائی تھی۔ یہ حکومت اگرچہ ان کے باپ کے پاس بھی تھی لیکن جو شان وشوکت اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا فرمائی تھی وہ نہ ان کے باپ کو عطا کی اور نہ کسی اور کو۔

ہوا ان کے حکم سے چل پڑتی اور وہ جہاں جانا چاہتے ہوا کے زور پر وہیں پہنچ جاتے۔ پرندوں اور جانوروں کی بولیاں تک اللہ تعالیٰ نے انہیں سکھلائی تھیں اور پھر یہیں تک محدود نہیں بلکہ ان پرندوں کے ساتھ جنوں کو بھی آپ علیہ السلام کے ماتحت کر دیا تھا۔ یہ جن آپ علیہ السلام کے تمام احکامات کی تکمیل بجالاتے تھے۔

قصہ مختصر کہ ایسی شاندار ریاست جو نہ آپ سے پہلے کسی کو ملی اور نہ بعد میں۔ پھر مزے کی بات یہ کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ حکومت ان کی دعا کی قبولیت کی صورت میں دی تھی۔ آپ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی:

''اے اللہ! مجھے ایسی حکومت عطا کر جو مجھ سے پہلے کسی کو نہ ملی ہو۔''

اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور انہیں پھر اس شاندار حکومت سے نوازا۔

یہاں سے یہ سبق ملتا ہے کہ جب بھی اللہ تعالیٰ سے مانگا جائے تو اس میں کوئی عار نہیں محسوس ہونی چاہئے کیونکہ اس کے پاس کسی چیز کی کمی تھوڑی ہے۔ بلکہ وہ تو تمام خزانوں کا مالک ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ سے دل کھول کر دعا کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرمائیں گے۔

تو بات چل رہی تھی، اس عظیم سلطنت کی!! آپ جان تو گئے ہوں گے کہ یہ کون سے پیغمبر ہیں۔ چلیں اگر نہیں بھی پتہ چلا تو ہم بتا دیتے ہیں۔ اس شاندار سلطنت کے بادشاہ کا نام حضرت سلیمان علیہ السلام ہے جو حضرت داؤد علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ حضرت داؤد علیہ السلام بھی بادشاہ تھے اور اس کے بعد وہی بادشاہت حضرت سلیمان علیہ السلام کو ورثے میں ملی لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی بادشاہت میں مزید اختیارات کا اضافہ کر دیا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے جب حضرت سلیمان علیہ السلام کو یہ تمام نعمتیں عطا کیں تو انہوں نے ان نعمتوں اور اس بے مثال بادشاہت پر تکبر کرنے کی بجائے انکساری اپنائی اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ یا اللہ مجھے توفیق دے کہ تیرا شکر بجالاؤں اور ایسے نیک اعمال کرتا رہوں جن سے تو خوش رہے اور اپنی رحمت سے مجھے نیک بندوں میں شامل کرے۔

ایک دفعہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے تمام لشکروں کو جمع کیا اور سفر پر چل دیئے۔ اس موقع پر آپ علیہ السلام کے لشکر میں انسان، جن، چرند، پرند اور ہر طرح کی مخلوقات شامل تھیں۔ اس موقع پر ایک دلچسپ واقعہ پیش آیا۔ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں نقل فرمایا ہے۔ ہوا کچھ یوں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا لشکر ایک میدان سے گزر رہا تھا اور اس میدان میں چیونٹیوں کی بلیں بھی تھیں۔ اب جب چیونٹیوں نے دیکھا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا لشکر آ رہا ہے تو ایک چیونٹی نے بلند آواز میں اعلان کیا کہ ''اے چیونٹیو! اپنی اپنی بلوں میں گھس جاؤ......! حضرت سلیمان علیہ السلام کا لشکر آ رہا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم ان کے پاؤں تلے کچلی جاؤ۔''

حضرت سلیمان علیہ السلام چونکہ جانوروں کی بولی سمجھ لیتے تھے اس لیے آپ علیہ السلام نے یہ بات سن لی اور آپ علیہ السلام یہ بات سن کر مسکرا دیئے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کے لشکر میں چونکہ سب چرند پرند شامل تھے اور ان سب کی الگ الگ ذمہ داریاں تھیں۔ انہی میں سے ہدہد کی ذمہ داری ایک انجینئر کی سی تھی۔ جب بھی پانی کی ضرورت محسوس ہوتی تو وہ بتاتا کہ کھدائی کرنے پر کہاں سے پانی مل سکتا ہے۔ یوں اس مقام پر کھدائی کر کے پانی نکال لیا جاتا۔ اب ایک روز جب حاضری لگی تو ہدہد غائب تھا۔ اس پر حضرت سلیمان علیہ السلام کو غصہ آ گیا اور فرمانے لگے'' میں اس کو سخت سزا دوں گا یا اسے ذبح کر ڈالوں گا یا وہ میرے سامنے کھلا عذر پیش کرے۔'' یعنی ہدہد کی جان بخشی صرف اسی صورت میں ہے کہ اگر وہ کوئی حقیقی عذر پیش کرے۔ بصورت دیگر اس کو ذبح کر دیا جائے گا۔

ہدہد جب دربار میں حاضر ہوا تو اس نے اپنا عذر پیش کیا اور گویا ہوا کہ مجھے ایک ایسی چیز معلوم ہوئی ہے جس کی آپ کو خبر نہیں اور میں آپ کے پاس ایک سچی خبر لے کر آیا ہوں۔ ہدہد نے مزید بتایا کہ اس نے یہ دیکھا کہ شہر سبا پر ایک عورت حکومت کرتی ہے۔ یہ بھی بتایا کہ ملکہ سبا اور اس کی قوم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر سورج کی پرستش کرتے ہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے جب یہ سارا قصہ سنا تو کہنے لگے کہ ہم دیکھیں گے کہ تو نے سچ کہا یا جھوٹ؟ اس کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہدہد کو ایک خط دیا کہ وہ یہ خط لے جائے اور ملکہ سبا تک پہنچا دے اور ان کے جواب کے بارے میں آ کر بتلائے۔

خط جب ملکہ سبا کے دربار میں پہنچا تو ملکہ نے اپنے درباریوں کو بلایا اور مشورہ کیا کہ مجھے ایک خط ملا ہے جو سلیمان علیہ السلام نامی بادشاہ کی طرف سے ہے اور خط کے مضمون کے متعلق بھی بتایا جس میں یہ لکھا تھا ''شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔ مجھ سے سرکشی نہ کرو اور مطیع و فرمانبردار ہو کر میرے پاس چلے آؤ۔''

یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام نے ملکہ سبا کو خط میں واضح کیا کہ وہ اللہ کے ساتھ سرکشی چھوڑ دے اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی اطاعت وفرمانبرداری قبول کرے۔ ملکہ نے جب اس خط پر اپنے درباریوں سے مشورہ کیا تو اس کے درباری کہنے لگے کہ ہم سخت جنگجو ہیں۔ اگر آپ کہتی ہیں تو ہم حضرت سلیمان علیہ السلام سے جنگ کرتے ہیں لیکن حتمی فیصلہ آپ کا ہی ہوگا۔ جیسا آپ چاہیں۔ اس پر ملکہ نے کیا جواب دیا اور حضرت سلیمان علیہ السلام سے جنگ کا فیصلہ کیا یا ان کی اطاعت قبول کی؟ اس کے لیے اب آپ کو 15 دن کا انتظار کرنا پڑے گا۔ یعنی اگلے شمارے میں آپ کو بتایا جائے گا۔

(جاری ہے)

مانچسٹر آف ایشیا

پرانے وقتوں کی بات ہے کہ جب برصغیر میں جھنگ سے لاہور جاتے ہوئے راستے میں ایک جنگل ہوا کرتا تھا۔ اس جنگل کے ساتھ پرانی بستی تھی۔بستی کو'' پکی ماڑی'' کے نام سے جانا جاتا تھا۔مسافر جب سفر پر جاتے تو راستے میں موجود اس بستی میں کچھ دیر ستانے کے لیے بھی رک جاتے۔مسافروں کی سہولت کے لیےبستی کے وسط میں ایک کنواں تعمیر کردیا گیا۔اس کا پانی تو اتنا میٹھا نہ تھا مگر پھر بھی دیگر کاموں کے لیے استعمال ہوتا رہتا تھا۔

جب انگریز برصغیر پر قابض ہوگئے تو تب ایک دفعہ کچھ انگریز جنگل کے قریب اس قدیم بستی سے گزرے تو ان کے ذہن میں ایک خیال آیا کہ اگر اس بستی کو ایک جدید شہر کی طرز پر تعمیر کیا جائے تو یہ بڑا اہمیت کا حامل ہوسکتا ہے۔

انگریز مسافروں نے اپنے خیالوں کو منصوبے میں تبدیل کیا اور تعمیر کا کام شروع کردیا اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک جدید کالونی بنا ڈالی اور اس کا نام چناب کینال رکھا گیا۔

انگریز مسافروں کی سوچوں،خیالوں اور منصوبوں نے کام دکھایا اور سنتے ہی سنتے یہ کالونی ایک شہر میں تبدیل ہونا شروع ہوگئی۔اس بستی میں موجود کنویں کا پانی تو کھاری تھا۔ لہٰذا انگریز کے عیار دماغ نے سوچا کیوں نہ کنویں کی جگہ کوئی یادگار چیز تعمیر کردی جائے۔کھاری کنویں کا کام تمام کردیا گیا اور اس کی جگہ ایک لمبا ٹاور (مینار) تعمیر کروانا شروع کردیا۔

انگریز بڑی شاطر قوم تھی انہوں نے ٹاور کی تعمیر کے لیے خود سے پیسے نہیں لگائے بلکہ زمینداروں سے 18 روپے فی کس مربع وصول کیے۔

اس زمانے میں لوگوں کے پاس ٹائم دیکھنے کے لیے گھڑیاں بہت کم ہوا کرتی تھیں۔لہٰذا انگریزوں نے یہ سوچا کہ اس ٹاور کے اوپر ایک بڑا کلاک نصب کردیا جائے۔ تاکہ شہر کے لوگ ٹائم کا آسانی سے اندازہ کرسکیں۔

برصغیر کے مشہور شہر ممبئی سے کلاک منگوایا گیا اور ٹاور کے اوپر آویزاں کردیا گیا۔ جب ٹاور پر کلاک نصب ہوگیا تو لوگوں نے اسے ''گھنٹہ گھر'' کہنا شروع کردیا۔ جب گھنٹہ گھر کی تعمیر مکمل ہوگئی تو انگریزوں نے اس شہر کو جدید طرز تعمیر سے آراستہ کرنے کا سوچا۔

لہٰذا سر گنگا رام نے اس شہر کا نقشہ بنایا تو انہیں معاوضے کے طور پر 15 ایکڑ زمین الاٹ کی گئی۔اس شہر کو کچھ یوں ڈیزائن کیا گیا کہ گھنٹہ گھر کی چار سمتوں کے رخ آٹھ بازار بنائے گئے۔اس وقت ان آٹھ بازاروں اور گھنٹہ گھر کے لیے 110 سکوائر ایکڑ زمین استعمال میں لائی گئی۔

انگریز کے مکار ذہن کو دیکھئے کہ اس نے یہ گھنٹہ گھر اور 8 بازار کا نقشہ برطانوی پرچم یونین جیک کی نقل پر بنایا تھا۔ جب تعمیر کا کام تیزی سے شروع ہوگیا تو شہر کا نام رکھنے کا وقت آیا تو انہوں نے برصغیر کے صوبہ پنجاب کے انگریز گورنر سر جیمز لائل کے نام پر شہر کا نام''لائل پور'' رکھا۔

لائل پور کے لوگوں کی سفر کی مشکلات کو آسان بنانے کے لیے وزیر آباد سے لائل پور ریلوے لائن بچھائی گئی۔لائل پور کو اس وقت جھنگ کی تحصیل کا درجہ دیا گیا۔شروع شروع میں شہر کی تحصیل انتظامیہ کے پاس اس وقت اپنی عمارت نہ ہونے کی وجہ سے خیموں میں اپنے فرائض سرانجام دیا کرتی تھی۔

بیسویں صدی کے شروع میں لائل پور کی آبادی چار ہزار کے لگ بھگ تھی۔1903ء میں لائل پور میں زرعی کالج بنانے کا فیصلہ کیا گیا۔

1904ء میں لائل پور کو ضلع بنادیا گیا۔وقت کے ساتھ ساتھ لوگوں کا رجحان لائل پور کی طرف بڑھنے لگا۔گاؤں کے لوگ شہر منتقل ہونے لگے اور یہاں کپڑے کی کھڈیوں کی صنعت پلنے بڑھنے لگی۔ وقت کے ساتھ ساتھ صنعت میں جدیدیت اور تیزی آ گئی۔کھڈیوں کا کام پاور لومز (دھاگہ بنانے والی مشین) میں تبدیل ہونے لگا۔

لائل پور کے بنے ہوئے کپڑے کی مانگ بڑھنے لگی۔ گھریلو لومز کے کام میں ترقی ہوئی۔ بڑی بڑی ٹیکسٹائل ملز نے کام شروع کردیا اور اب تو دنیا کے بیشتر ممالک میں لائل پور کپڑے کی مانگ ہونے لگی۔

آزادی کے بعد لائل پور کی صنعتی وتجارتی مراکز میں مزید اضافہ ہونے لگا۔لائل پور کا نام چونکہ ایک انگریز کے نام پر رکھا گیا تھا۔لہٰذا جب 1977ء میں سعودی فرمانروا ''شاہ فیصل'' پاکستان آئے تو ان کے نام پر لائل پور کا نام تبدیل کرکے فیصل آباد رکھ دیا گیا۔

سینکڑوں بڑی بڑی ٹیکسٹائل ملوں اور کپڑے کی صنعت میں بے حد ترقی کی وجہ سے بیرون دنیا میں فیصل آباد کو ''مانچسٹر آف ایشیا'' کہا جاتا ہے۔ .....جاری ہے

گلدستۂ روضہ

موت اٹل حقیقت ہے

☆......اگر موت کو حکومت کے ذریعے ٹالا جاسکتا تو فرعون کو کبھی نہ آتی۔

☆......اگر موت کو وزارت کے ذریعے ٹالا جاسکتا تو ہامان کو کبھی نہ آتی۔

☆......اگر موت کو دولت کے ذریعے ٹالا جاسکتا تو قارون کو کبھی نہ آتی۔

☆......اگر موت کو دانائی کے ذریعے ٹالا جاسکتا تو حضرت لقمان علیہ السلام کو کبھی نہ آتی۔

☆......اگر موت کو وفاؤں کے ذریعے روکا جاسکتا تو بیوی شوہر کو نہ مرنے دیتی۔

☆......اگر موت کو عبادت سے روکا جاتا تو آج تک تمام پیغمبر زندہ ہوتے۔

(اخت ابوالبراء شہید۔ملتان)

مسدس حالی سے انتخاب

کیا امیوں نے جہاں میں اجالا
ہوا جس سے اسلام کا بول بالا
بتوں کو عرب و عجم سے نکالا
ہر اک ڈوبتی ناؤ کو جا سنبھالا
ہوا غلغلہ نیکیوں کا بدوں میں
پڑی کھلبلی کفر کی سرحدوں میں
کہ حکمت کو اک گم شدہ لال سمجھو
جہاں پاؤ اپنا اسے مال سمجھو
انہیں کے ہیں سب نے یہ چربے اتارے
اسی قافلے کے ہیں یہ نشاں سارے

(حمزہ رفاقت۔ساہیوال)

میرا پسندیدہ شعر

جن کو انگریز کا قانون ہو ازبر ان سے
اور سب پوچھ مگر شرع کے احکام نہ پوچھ
ریڈیو میں بھی جو قرآن کی تلاوت نہ سنیں
ان مسلمانوں کی اولاد کا اسلام نہ پوچھ

(انس بن ارقم)

فرشتے اترتے ہیں

☆......باوضو ہونے والوں پر

☆......مسجد میں قرآن پڑھنے اور پڑھانے والوں پر

☆......قطع رحمی کے باوجود صلہ رحمی کرنے والوں پر

☆......استقامت اختیار کرنے والوں پر

☆......دین کے طالب علم پر

☆......جمعہ کے لیے اول وقت پر آنے والوں پر

☆......رات کو اٹھ کر تہجد پڑھنے والوں پر

☆......رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے والوں پر

☆......فجر اور عصر باجماعت ادا کرنے والوں پر

☆......اللہ کے لیے کسی مسلمان سے ملاقات کرنے والوں پر

☆......مریض کی عیادت کرنے والوں پر

☆......سوتے وقت آیت الکرسی پڑھنے والوں پر

☆......بیاباں میں اذاں و اقامت کہہ کر تنہا نماز پڑھنے والوں پر

☆......فکر آخرت اور ذکر الٰہی میں مشغول رہنے والوں پر

☆......اشراق اور ظہر کی نماز ادا کرنے والوں پر

☆......فی سبیل اللہ خرچ کرنے والوں پر

(میمونہ بنت فاروق الرحمٰن یزدانی۔میر پور آف شاہ کوٹ)

موت کی حقیقت

ابھی جام عمر بھرا بھی نہ تھا کہ کفِ دست ساقی چھلک پڑا
دل کی دل میں ہی رہ گئی حسرتیں کہ نشان قضا نے مٹا دیئے

☆......☆......☆......☆......☆

چمن سے دشت سے کوہ و دمن سے گزرے ہیں
چراغ لے کر ہر اک انجمن سے گزرے ہیں

(مریم بتول۔چکوال)

حرمت رسول ﷺ پر اٹھی جو نظر میلی
بھولے نہ قیامت تک ہم ایسی سزا دیں گے
دربار نبوی ﷺ میں گستاخی کی جرأت پر
ہر ہاتھ قلم ہو گا ہر سر کو اڑا دیں گے

....

فداك ابی وامی علی رسول اللہ
میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں

(محمد عثمان اشرف رائے ونڈی۔ساہیوال)

امام کتب احادیث کی تاریخ پیدائش وتاریخ وفات

1)......امام بخاری 13 شوال 194 ہجری بمطابق 21 جولائی 810ء کو پیدا ہوئے۔

امام بخاری یکم شوال بروز ہفتہ 256 ہجری کو فوت ہوئے۔

2)......امام مسلم 206 ہجری کو پیدا ہوئے۔جبکہ 24 رجب 261 ہجری بمطابق 875ء کو فوت ہوئے۔

3)......امام ابوداؤد 202 ہجری بمطابق 817ء کو پیدا ہوئے۔

امام ابوداؤد 15 شوال 275 ہجری کو وفات پا گئے۔

4)......امام ترمذی 200 ہجری یا 209 ہجری کو پیدا ہوئے جبکہ 27 رجب 279 ہجری کو فوت ہوئے۔

5)......امام نسائی 215 ہجری میں پیدا ہوئے۔

امام نسائی 13 صفر 303 ہجری بروز سوموار کو فوت

ہوئے۔

5)......امام ابن ماجہ 209 ہجری بمطابق 824 عیسوی کو پیدا ہوئے۔

امام ابن ماجہ نے 22 رمضان 273 ہجری بمطابق 887 عیسوی بروز سوموار میں وفات پائی۔

(محمد عظیم اسلم۔ڈھولن پتوکی)

زندگی کی حقیقت

☆......زندگی بہتے ہوئے دریا کی مانند ہے جس کا گزرتا ہوا پانی واپس نہیں آتا۔

☆......زندگی بھرے ہوئے سمندر کی طرح ہے۔بظاہر پرسکون نظر آتا ہے لیکن اپنے اندر ایک طوفان لیے ہوئے ہے۔

☆......زندگی' موت کی امانت ہے۔

☆......زندگی کے کئی روپ ہیں۔یہ پھول بھی ہے اور کانٹا بھی' اجالا بھی ہے اور تاریکی بھی۔

☆......زندگی مسکراہٹوں کا نام ہے۔

☆......زندگی کچھ پانے اور کچھ کھونے کا نام ہے۔

☆......زندگی ایک ڈائری کی مانند ہے جس میں ہر کوئی اپنی کہانی لکھ کر چلا جاتا ہے۔

(ابوسفیان۔جوڑا ضلع قصور)

شہادت

☆......شہادت ایک ایسا کھیل ہے جس میں خون کی بازی ہارنا پڑتی ہے۔

☆......شہادت ایک ایسا چراغ ہے جو صرف خون سے جلتا ہے۔

☆......شہادت ایک ایسی روشنی ہے جو صرف پروانوں کو ملتی ہے۔

☆......شہادت ایک ایسا راستہ ہے جو سیدھا جنت جاتا ہے۔

☆......شہادت ایک ایسی چاشنی ہے جس کی لذت صرف مومن محسوس کرتا ہے۔

☆......شہادت ایک ایسا مقام ہے جسے پا کر انسان جنت میں جاتا ہے۔

☆......شہادت ایک ایسا پھول ہے جو خوش قسمت انسان کو ملتا ہے۔

☆......شہادت ایک ایسا پرندہ ہے جو صرف میدان جہاد میں اڑتا ہے۔

☆......شہادت ایک ایسا پودا ہے جو میدان جہاد میں اگتا ہے اور خون سے سیراب ہوتا ہے۔

☆......شہادت ایک ایسا مزہ ہے جسے پا کر انسان جنت میں بھی اس کی تمنا کرتا ہے۔(سبحان اللہ)

(حماد ادریس' حافظ موسیٰ صدیقی)

پہنچی وہاں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

ایک دن سلیمان علیہ السلام چاشت کے وقت ایک مجلس میں بیٹھے تھے۔آپ علیہ السلام کے پاس آپ کا وزیر بھی بیٹھا تھا۔ایک آدمی آیا' سلام کیا اور سلیمان علیہ السلام سے باتیں کرنے لگا۔اس نے وزیر کی طرف بڑے غصے سے دیکھا۔وزیر ڈر گیا۔وہ آدمی چلا گیا تو وزیر کھڑا ہو گیا اور سلیمان علیہ السلام سے پوچھنے لگا: ''اے اللہ کے نبی! یہ آدمی جو ابھی گیا ہے' کون تھا؟ اللہ کی قسم! اس کی نگاہ نے مجھے خوفزدہ کر دیا ہے۔''

سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ یہ ملک الموت تھا اور آدمی کی شکل میں میرے پاس آیا تھا۔ وزیر بڑا خوفزدہ ہوا۔ وہ رو پڑا اور کہنے لگا: ''اے اللہ کے رسول! میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں اور آپ سے التجا کرتا ہوں کہ ہوا کو حکم دیں کہ وہ مجھے ایک دور دراز جگہ ملک ہند میں پہنچا دے۔'' سلیمان علیہ السلام نے حکم دیا تو ہوا نے اسے اٹھایا اور دور جا پھینکا۔

دوسرے دن ملک الموت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں پھر آیا۔اس نے انہیں اسی طرح سلام کیا جس طرح پہلے کرتا تھا۔سلیمان علیہ السلام نے ملک الموت سے کہا: ''کل تم نے میرے وزیر کو ڈرا دیا۔تم نے اس کی طرف تیز نظروں سے کیوں دیکھا؟'' موت کا فرشتہ کہنے لگا:

''اے اللہ کے نبی! میں آپ کے پاس چاشت کے وقت آیا۔اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں اس شخص کی روح کو ظہر کے بعد ہندوستان میں قبض کروں۔ مجھے بڑا تعجب ہوا کہ وہ شخص تو آپ کے پاس بیٹھا ہے۔''

سلیمان علیہ السلام نے پوچھا: ''پھر تم نے کیا کیا؟ موت کے فرشتے نے جواب دیا: ''میں وہیں جا پہنچا جہاں مجھے اس کی روح قبض کرنے کا حکم تھا' وہاں وہ میرا منتظر تھا۔ میں نے فوراً اس کی روح قبض کر لی۔

(زبیر بن خالد' عثمان بن خالد مرجالوی)

کلمات خیر

کوئی کام شروع کرو تو کہو......بسم الله

اگر کچھ کرنے کا ارادہ کرو تو کہو......ان شاء الله

کوئی خوبصورت چیز دیکھو تو کہو......سبحان الله

جب کوئی تکلیف یا مصیبت آئے تو کہو......انالله وانا اليه راجعون

اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو تو کہو......الحمدلله

اگر کسی کا شکریہ ادا کرو تو کہو......جزاك الله

اگر چھینک آئے تو کہو......الحمدلله

چھینک کے جواب میں کہو......يرحمك الله

جب کسی کو رخصت کرو تو کہو......في امان الله

(طیبہ گلزار' طیبہ ماڈل سکول ارزانی پور)

جواہر پارے

بے موقع بولنے سے چپ رہنا بہتر ہے۔

بے عزتی کی زندگی سے موت بہتر ہے۔

سب سے اچھی خیرات معاف کر دینا ہے۔

سب سے بڑا بہادر بدلہ نہ لینے والا ہے۔

ماں باپ کا حکم چاہے ناگوار ہو قبول کر لے۔

نصیحت کی بات چاہے کڑوی ہو قبول کر لے۔

امانت دار مفلسی کے وقت آزمایا جاتا ہے۔

خاموش زبان سینکڑوں زبانوں سے اچھی ہے۔

بری صحبت سے دور رہنا بہتر ہے۔

(حافظ محمد وقاص۔قصور)

گزشتہ سے پیوستہ

بلا عنوان

اس کہانی کا عنوان تجویز کریں اور قرعہ اندازی کے ذریعے انعام حاصل کریں

وہ مجھے ڈرا رہا ہے......اسے دور لے جائیں......وہ بہت زیادہ ڈراؤنا ہے......ام عبداللہ نے فوری اس کی آنکھوں پہ ہاتھ رکھ لیا اور خود بھی ہلکا ہلکا ڈرنے لگ گئیں......اسی اثنا میں ابوعبداللہ بھی آ گئے......نیند کی وجہ سے انہیں کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی......عبداللہ ابھی تک رو رہا تھا...... کچھ لمحات بعد ام عبداللہ نے اسے الگ کیا اور کہا کہ آنکھیں کھول لو اب وہ نہیں ہے۔ اس نے جیسے ہی آنکھیں کھولیں تو پھر روتے ہوئے بند کر لیں......اور زور زور سے کہنے لگا کہ ابو جان وہ بالکل آپ کے ساتھ بیٹھا ہے......
اب ابوعبداللہ بھی سنجیدہ ہو گئے کہ مسئلہ واقعی زیادہ ہے......!!

ام عبداللہ اپنے بچے کی حالت دیکھ کر جذباتی ہو رہی تھیں......غصے میں کہنے لگیں ادھر جو بھی ہے دفع ہو جائے...... چلا جائے......میں اسے ماردوں گی......اگر میرے عبداللہ کو ذرا سا بھی کچھ ہوا تو......!!

اب عبداللہ بالکل آنکھیں نہیں کھول رہا تھا......اسے کافی پیار سے سارے گھر والے سمجھا رہے تھے...... آخر تھوڑی دیر بعد وہ اسی حالت میں سو گیا۔

عبداللہ کے والدین ساری رات جاگتے رہے...... مجھے نہیں پتہ کچھ کریں عبداللہ کا۔ اسے کچھ ہو گیا تو میں بھی زندہ......نہیں رہوں گی......ام عبداللہ رو رو کر ہلکان ہو رہی تھیں۔

اچھا! خاموش ہو جاؤ' سب ٹھیک ہو جائے گا۔ صبح ڈاکٹر کے پاس دوبارہ جاتے ہیں۔ مجھے لگتا ہے اسے کوئی خواب آتا ہے اور وہ جسے خواب میں دیکھتا ہے' اس کے ذہن میں اٹھنے کے بعد وہی موجود ہوتا ہے......لگتا ہے یہ کوئی ڈراؤنے کارٹون دیکھتا ہے یا کوئی ایسی چیز ٹی وی پہ دیکھتا ہے جو رات کو خواب میں ڈرتا ہے' ابوعبداللہ بولے......

نہیں جانا کسی ڈاکٹر کے پاس میں نے...... ماہر ڈاکٹر بھی اس کا مسئلہ نہیں پتہ چلا سکا تو اور ڈاکٹر کیا پتہ چلائیں گے......میں نہیں جانتی میں صبح ساتھ والی ہمسائی کے گھر جاؤں گی اور اسے سارا مسئلہ بتاؤں گی......ام عبداللہ بولیں......!!

صبح ہوتے ہی ام عبداللہ ہمسائیوں کے گھر گئی۔ وہاں انہوں نے ہمسائی کو سارا ماجرا کہہ سنایا......اس ہمسائی نے فوری کہا کہ تم پہلے آ جاتی تو یہ مسئلہ بڑی آسانی سے حل ہو سکتا تھا......اچھی بات ہے کہ اب بھی تم آ گئی ہو۔ تمہیں میں لے کر جاتی ہوں' ساتھ والے محلے میں ایک بابا جی بیٹھتے ہیں' وہ اس طرح کے سارے مسئلے حل کر دیتے ہیں۔ تم کل عبداللہ کے ساتھ آ جانا' سارے مسئلے کا حل نکل آئے گا' پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے......!

عبداللہ سکول سے گھر آیا تو ام عبداللہ نے پکا ارادہ بنا لیا تھا کہ آج اس سے ضرور پوچھوں گی کہ تمہیں کون نظر آتا ہے۔

عبداللہ بیٹا! کون ہے جو تمہیں رات کو نظر آتا ہے' اس کی شکل کس طرح ہے اور وہ کیا کہتا ہے؟

امی جان! اس کی شکل بہت خوفناک ہے......اس کا پورا جسم کالا سیاہ ہے......اور......اور...... یہاں تک کہہ کر عبداللہ رک گیا......اور اِدھر اُدھر دیکھنے لگا......

بولو بیٹا بولو! وہ تمہیں کیا کہتا ہے......؟؟

وہ مجھے چہرے پہ مارتا ہے...... مجھے درد ہوتا ہے......اس لیے میں چھپ جاتا ہوں۔ پھر وہ ہنسنے لگ جاتا ہے......عبداللہ کھانا کھاتے ہوئے بول رہا تھا......اچانک عبداللہ سامنے والے دروازے کو دیکھنے لگا......اس نے اپنے سامنے پڑا گلاس اٹھایا اور زور سے دروازے پہ دے مارا...... پھر پلیٹ اٹھائی وہ بھی دروازے پہ دے ماری اور تیزی سے دروازے کی طرف بھاگا......ام عبداللہ بھی اس کے پیچھے اسے پکڑنے بھاگیں......مگر وہ اتنی تیزی سے دروازہ کھول کے بھاگا کہ وہ اسے پکڑ نہ سکیں......

وہ باہر کا دروازہ کھولنے کے بعد گلی میں غائب ہو چکا تھا......ام عبداللہ حواس باختہ ہو کر گیٹ کی طرف بھاگیں......مگر یہ کیا...... دروازہ باہر سے بند تھا...... وہ پاگلوں کی طرح دروازے کو پیٹ رہی تھیں اور اسے آوازیں دے رہی تھیں......اسی اثنا میں دروازہ کھلا تو ابوعبداللہ سامنے کھڑے تھے۔ انہوں نے ام عبداللہ کو ایسی حالت میں دیکھا......وہ چلا رہی تھیں میرا عبداللہ......میرا عبداللہ......اور باہر کی طرف بھاگ رہی تھیں...... ابوعبداللہ انہیں سنبھال رہے تھے......عبداللہ بھاگ گیا ہے باہر...... جب ام عبداللہ نے یہ کہا تو وہ بھی الٹے پاؤں باہر بھاگے......!

بالکل ساتھ والے پارک میں عبداللہ بڑے پرسکون انداز میں ایک بنچ پہ بیٹھا ہوا تھا۔ ام عبداللہ نے جاتے ہی اسے سینے سے لگا لیا......
عبداللہ کچھ ہوا تو نہیں تمہیں۔ نہیں امی جان کچھ نہیں ہوا۔ پھر باہر کیوں بھاگے تھے......اب عبداللہ کے ذہن میں آیا کہ وہ تو گھر میں تھا اور اب باہر بیٹھا ہوا ہے۔ وہ اپنی امی کو گھورنے لگا اور غور غور سے دیکھنے لگا......ہاں امی جان! وہ کھانے کے وقت دوبارہ آ گیا تھا...... میں نے اسے گلاس مارا تھا......پھر اس نے میرا سامان پکڑ لیا اور باہر بھاگا میں بھی اس سے سامان لینے کے لیے اس کے پیچھے بھاگا...... میرا سامان کدھر ہے......؟؟ چلو گھر چلتے ہیں......سب کچھ ادھر ہی پڑا ہوا ہے......ابوعبداللہ بولے۔

اگلے دن ام عبداللہ اسے لے کر ہمسائی کے ساتھ دوسرے محلے میں بابا جی کے پاس چلی گئیں۔ وہ بابا جی کے کمرے میں داخل ہوتے ہی ٹھٹھک گئیں...... ایک انتہائی بدصورت آدمی جس کے چہرے پہ داڑھی نہ تھی سامنے بیٹھا ہوا تھا......اور عجیب عجیب حرکتیں کر رہا تھا......اس کے چہرے پہ نحوست تھی۔ ایک بہت لمبی سی تسبیح ہاتھ میں پکڑی ہوئی تھی...... ام عبداللہ کا دل تو چاہ رہا تھا کہ اس سے پوچھے تم کرتے کیا ہو جو تمہارے چہرے پہ اتنی نحوست ہے؟ مگر عبداللہ کی حالت دیکھ کر وہ اس شخص کے پاس جانے کے لیے تیار ہو گئیں۔ انہیں امید تھی کہ عبداللہ کی طبیعت کچھ بہتر ہو سکتی تھی۔

اس بدبودار شخص نے عجیب و غریب منتر پڑھنا شروع کر دیئے اور آخرکار عبداللہ کو ایک موٹا سا تعویز دے دیا کہ اس کے گلے میں ڈال دو ٹھیک ہو جائے گا۔ پانچ دن کچھ بہتر گزرے ہوں گے مگر چھٹے دن اس کی طبیعت پھر سے خراب ہوئی......اب اس کی طبیعت ایسی خراب ہو گئی کہ چڑچڑاپن اور بدتمیزی جیسی عادات بہت تیزی سے نمایاں ہوتی جا رہی تھیں......اور رات کو اسی طرح اچانک ڈرنا شروع ہو جاتا......
اب تو اس کے چہرے پہ نشانات بھی پڑنا شروع ہو گئے تھے......

جیسے اسے کسی نے مارا ہو۔ایک دن تو ام عبداللہ کو شدید جھٹکا لگا کہ جب عبداللہ نے کہا کہ امی! تمہیں پتہ نہیں کہ میرے کھانے کا وقت ہو گیا ہے اور کھانا تیار نہیں ہوا......اس نے آج تک اپنی امی کو ''تمہیں'' کہہ کر مخاطب نہیں کیا تھا...... یہ لفظ سننے کے بعد تو گویا ایک لاوا تھا جو ام عبداللہ کے سینے میں تھا...... وہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑیں......ایک انتہائی معصوم اور سمجھدار بچہ جس کے منہ سے آج تک ایسے الفاظ ادا نہیں ہوئے تھے' وہ اپنی ماں سے کس انداز میں بات کر رہا تھا......!

ام عبداللہ اندر سے ٹوٹ چکی تھیں......وہ دن بدن کمزور ہوتی جا رہی تھیں...... وہ خواب جو ایک ماں اپنے ذہین بچے کو دیکھ کر بناتی ہے' وہ چکنا چور ہوتے جا رہے تھے...... رو رو کر آنکھوں کے گرد حلقے پڑ چکے تھے...... یہی حالت ابوعبداللہ کی بھی تھی...... ہاں وہ مرد ہونے کے ناطے اپنے آپ کو کچھ سنبھال رہے تھے......اب عبداللہ نے سکول جانا بھی چھوڑ دیا تھا...... سب گھر والوں سے الگ رہنا پسند کرتا تھا...... ابوعبداللہ اسے ہر ڈاکٹر کے پاس لے کر جاتے' ادھر ام عبداللہ نے بھی کوئی بابا عامل نہیں چھوڑا......مگر نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات کے مصداق عبداللہ ادویات کھا کھا کر جسمانی طور پر معذور ہوتا جا رہا تھا...... ام عبداللہ لرز جاتیں جب وہ اس کے مستقبل کے بارے میں سوچتیں......!!

ایک دن ام عبداللہ سے کسی خاتون نے آ کر پوچھا کہ کیا آپ نے ابھی تک اللہ سے دعا کی ہے اور خود صبح وشام اذکار کرتی ہیں؟ یہ سوال ایسا تھا جس نے ام عبداللہ کو اندر سے جھنجھوڑ دیا......!!

اس خاتون نے جب پوچھا کہ گھر میں عبادات کا معمول کیا ہے......تو ام عبداللہ گویا ہوئیں کہ کوئی خاص معمول نہیں ہے......جس کا دل کرتا ہے نمازیں پڑھ لیتا ہے......جس کا نہیں کرتا وہ سستی کرتا ہے......شروع میں کچھ معمول تھا لیکن وہ اب بالکل ختم ہو چکا ہے...... ٹی وی پر ڈرامے ہر وقت چلتے رہتے ہیں......قرآن سے تو بہت دوری ہے۔

یہ سنتے ہی اس خاتون نے ام عبداللہ کو کہا کہ سارا قصور آپ لوگوں کا ہے......کاش! آپ شروع دن سے ہی رب کریم کے سامنے جھک جاتے...... اللہ سے دعا کرتے...... اور نبی ﷺ نے جو مسنون اذکار بتائے ہیں وہ کرتے تو آج یہ ننھا سا...... پیارا سا عبداللہ اس حالت میں نہ ہوتا......ام عبداللہ انتہائی محو ہو کر اس کی باتیں سن رہی تھیں۔

شام کو جب سارے سو چکے تو وہ ابوعبداللہ کے پاس گئیں اور انہیں خاتون والی ساری باتیں بتائیں۔ابوعبداللہ جو کافی دنوں سے اپنے آپ پر ضبط کیے بیٹھے تھے......بچوں کی طرح رو پڑے...... کافی دیر تک رونے کے بعد وہ نارمل ہوئے اور کھڑے ہو گئے......!!

میں جا رہا ہوں......وہ بولے......مگر کہاں' اس وقت پچھلی رات کو آپ کہاں جائیں گے......میں آج اس ذات کے سامنے جا رہا ہوں کہ جس نے مجھے عبداللہ دیا......اور پھر عبداللہ کو آزمائش میں بھی ڈالا......شاید میں اپنی دنیا میں اس قدر مگن تھا کہ میں اپنے رب کو بھی بھول چکا تھا کہ اس کے علاوہ دنیا کی کوئی طاقت میرے بچے کو صحت نہیں دے سکتی......!

کمرے میں دو مصلے بچھ چکے تھے......نیند ان کی آنکھوں سے ختم ہو چکی تھی......ٹھنڈے پانی سے وضو کر کے وہ دونوں رب کے سامنے کھڑے ہو چکے تھے......التجائیں شروع ہو چکی تھیں......غموں کے بادل چھٹ رہے تھے...... آنکھوں سے آنسوؤں کا سمندر جاری تھا...... برائیاں آنسوؤں کی صورت میں ہمیشہ کے لیے زمین میں دفن ہوتی جا رہی تھیں......ایسے کلمات ادا ہو رہے تھے...... جنہیں پہلے آسمان پہ رب سن رہا تھا......

فرشتے یہ التجائیں سن رہے ہوں گے...... آنسوؤں کا سیلاب اپنے سامنے غم اور دکھ کے بڑے بڑے پہاڑوں کو توڑ رہا تھا...... بدی کی وہ عمارتیں جو دونوں میاں بیوی نے اپنے گھر میں کھڑی کی تھیں...... یہ سیلاب ان عمارتوں کو توڑ چکا تھا......اتنی دیر میں فجر کی اذان ہوئی......دونوں نے اپنی دعا کے لیے اٹھے ہاتھوں کو بہت بڑی دولت کے ساتھ بھرا ہوا پایا...... ابوعبداللہ آج کتنے عرصے بعد مسجد کے لیے روانہ ہو رہے تھے...... ادھر ام عبداللہ نے بھی باقی بچوں کو اٹھایا......نماز پڑھی اور کچھ دعائیں عبداللہ کے سرہانے بیٹھ کر پڑھیں...... قرآن کی تلاوت اب ہر فجر کے بعد معمول بن چکا تھا......سورہ بقرہ کی تلاوت روز گھر میں ہونے لگی تھی......ام عبداللہ ہر نماز کے بعد عبداللہ کو اپنے ساتھ بٹھاتیں اور اس پر دم کرتیں...... کچھ ہی عرصے بعد عبداللہ کی طبیعت بہتر ہونے لگی۔ آخری سانسوں پہ پہنچا ہوا عبداللہ اب زندگی کے ایک نئے دور میں قدم رکھ رہا تھا...... رب کے ساتھ والدین کے تعلق اور دعاؤں نے پورے گھر میں ایک برکت والا ماحول پیدا کر دیا تھا......!

کچھ ماہ بعد اس کی طبیعت مزید بہتر ہو گئی تھی...... وہ اپنی جیب میں صبح وشام کے اذکار کا کارڈ رکھتا جو وہ فجر اور مغرب کی نماز کے بعد بیٹھ کر پڑھتا اور بالآخر ایک آزمائش جو صرف عبداللہ اور اس کے تمام گھر والوں کے لیے ہی نہیں بلکہ ان کی آنے والی پوری نسل کے لیے باعثِ رحمت بن چکی تھی اور گناہوں میں لتھڑا' پریشانیوں میں گھرا یہ خاندان عظیم راستوں پہ گامزن ہو چکا تھا......

(پیارے بچو! یہ واقعہ پڑھنے کے بعد اب اپنے آپ سے عہد کر لیں کہ زندگی میں جس طرح ہم پر نماز فرض ہے' اسی طرح صبح وشام کے اذکار بھی ضرور کرنے چاہئیں...... اور جو بھی سمجھتا ہے کہ اس کا پڑھائی میں دل نہیں لگتا وہ قرآن کی تلاوت اور اذکار کو معمول بنائے۔ چونکہ شیطان بھی پوری کوشش کرتا ہے کہ کسی بھی نیک کام کرنے والے کو اس راہ سے ہٹائے اور ہم اپنے والدین کو بھی اپنے لیے ہر وقت دعا کا کہتے رہا کریں۔)

عکاشہ

الحمد یہ روضہ سوسائٹی سیالکوٹ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پیارے بچو! آپ کو میرے خیال سے ''دین کے ہم لوگ سپاہی'' میں کبھی سیالکوٹ کی رپورٹ پڑھنے کو نہ ملی ہوگی۔ ہم نے سوچا کہ کیوں ناں ہم بھی اس کام میں اپنا حصہ ڈالیں۔ اللہ کے فضل اور اس کی مدد سے سیالکوٹ میں بھی ''الحمد یہ روضہ سوسائٹی'' کی بنیاد رکھ دی گئی ہے۔

ساجد الرحمٰن بھائی کا شیڈول طے تھا۔ میں اور ساجد الرحمٰن بھائی تقریباً صبح ساڑھے سات بجے ''دی فاطمہ فاؤنڈیشن سکول'' پلی توپخانہ پہنچے۔ پروگرام کا وقت طے تھا۔ تمام کلاسز کو سکول کے صحن میں اکٹھا کیا اور پروگرام کا آغاز کیا۔

ساجد الرحمٰن بھائی نے بڑے اچھے انداز سے الحمد یہ روضہ سوسائٹی کا تعارف کروایا۔ بچوں نے دین کا سپاہی بننے کا عزم کیا۔ اس کے بعد ''النور گرائمر سکول بھڑتھ'' میں پروگرام کا وقت مقرر تھا۔ تقریباً سہ پہر تین بجے پروگرام کا آغاز ہوا۔ بچوں نے روضہ سوسائٹی میں بڑی دلچسپی کا اظہار کیا اور روضہ الاطفال بچوں میں تقسیم کیا گیا۔ اس سے پہلے میں نے کبھی الحمد یہ روضہ سوسائٹی کا پروگرام نہیں دیکھا تھا۔ ساجد الرحمٰن بھائی سے بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔ اس کے علاوہ ''بلال مسجد'' بھڑتھ میں بھی الحمد یہ روضہ سوسائٹی کا ایک پروگرام کروایا گیا۔

ان پروگرامز کے کچھ دن بعد اچانک ثاقب مجید بھائی کی کال آئی کہ ان کا شیڈول جمعہ کو سیالکوٹ میں ہے۔ ہم پروگرامز کی تیاری کے لیے کمر بستہ ہوگئے۔ جمعہ کی صبح سات بجے ثاقب بھائی ''لاری اڈہ'' پہنچ گئے۔ ہم نے ان کو ساتھ لیا اور عدالت گڑھ میں نعیم بھائی کے پاس پہنچے جو کہ انتہائی مخلص ساتھی ہیں۔ نعیم بھائی ہمیں ساتھ لے کر Falcon School System پہنچے۔

ثاقب بھائی نے بڑے اچھے انداز سے طلباء کو نصیحت کی اور الحمد یہ روضہ سوسائٹی کا تعارف کروایا۔ اس کے بعد ہم مرکز ابن تیمیہؒ پہنچے جہاں حفظ کے بچوں کو اکٹھا کر کے بسم اللہ گیم اور کوئز مقابلہ کروایا گیا۔

بسم اللہ گیم سے بچے خوب لطف اندوز ہوئے۔ کوئز مقابلہ میں محمد عاطف بھائی اور سلمان بھائی انعام کے حقدار ٹھہرے۔ ناشتہ کرنے کے بعد ہم دوبارہ نعیم بھائی کے پاس پہنچے۔ اب ہمارا اگلا پروگرام ''الفرقان ایجوکیشن سکول سسٹم'' عدالت گڑھ میں تھا۔ پرنسپل صاحب سے تعارف کے بعد ہم سکول کے ایک کمرے میں پہنچے جہاں چوتھی جماعت سے لے کر دسویں جماعت تک کے طلباء موجود تھے۔ حضرت اسامہ بن زید ؓ کی زندگی پر مختصر درس دیا گیا اور اسی میں سے کوئز کا مقابلہ کروایا گیا۔ چوتھی جماعت کے طالب علم سعید نے سب سے زیادہ سوالات کے درست جواب دے کر بڑی کلاسز کے طلباء کو حیران و پریشان کر دیا۔ سعید بھائی انعام کے حقدار ٹھہرے اور انہیں نقد انعام دیا گیا۔

اس پروگرام میں دلچسپ بات یہ ہے کہ بڑی کلاسز کی موجودگی کے باوجود چھوٹی کلاسز کے بچوں نے درست جواب دیئے جبکہ بڑی کلاسز......؟؟؟

سکول کے پرنسپل صاحب نے ہماری اس کوشش کو سراہا اور ماہانہ پروگرام کروانے کے عزم کا اظہار کیا۔ اس کے بعد ہم گیارہ بجے ''مشعل گرائمر سکول'' عدالت گڑھ پہنچے۔ تمام کلاسز کو ایک ہال میں جمع کیا گیا۔ ثاقب بھائی نے الحمد یہ روضہ سوسائٹی کا تعارف اور بچوں کو نصیحت کی۔ سکول کے پرنسپل جو کہ ''پرائیویٹ سکولز ایسوسی ایشن'' کے جنرل سیکرٹری بھی ہیں انہوں نے پروگرام کو سراہا اور پرائیویٹ سکولز ایسوسی ایشن کے تحت بڑا پروگرام کروانے کے لیے تعاون کا اظہار بھی کیا۔

آخر میں اللہ سے دعا ہے کہ جن بھائیوں (خاص طور پر نعیم بھائی) نے قیمتی وقت دیا اللہ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

(رپورٹ: عرفان بشیر)

الحمد یہ روضہ سوسائٹی فیصل آباد

انس بن معاذ کیمپ (صراط مستقیم سکول)

صراط مستقیم سکول سیکٹر ثار کالونی میں ہمارے فیصل آباد کا پہلا سنڈے کیمپ تھا۔ جب میں نے سکول کے پرنسپل سے بات کی تو وہ اس (انس بن معاذ کیمپ) کیمپ کا سن کر بہت حیران ہوئے اور انہوں نے پوچھا کہ آپ اس میں کیا کچھ کروائیں گے؟ میں نے انہیں تفصیل سے بتایا کہ ہم اس میں بچوں کو قرآن کہانیاں، تقریری مقابلے (یعنی تقریر کرنا سکھانا) سائنسی تجربے، کوئز مقابلے، ریفریشمنٹ اور انعامات کی تقسیم...... یہ سب ہم کریں گے تو وہ ہماری اس کاوش سے خوش ہوئے اور ہمیں سکول میں کیمپ کی اجازت دے دی۔

امیر حمزہ بھائی، عمیر بھائی اور نعمان بھائی نے گھر گھر جا کر بچوں کے والدین کو سنڈے کیمپ کی دعوت دی اور تعارف کروایا۔

انس بن معاذ کیمپ کا وقت صبح 9 بجے سے دوپہر 12 بجے تک کا تھا۔ جب ہم اتوار کو وقت پر پہنچے تو بچے ہمارا انتظار کر رہے تھے۔ بچوں کی تعداد 39 تھی۔

بچے جو کہ مختلف سکولوں سے آئے ہوئے تھے، کافی پرجوش تھے۔ کیمپ کا آغاز تلاوت سے ہوا۔ تلاوت کے بعد دعا اور حدیث کی کلاس ہوئی اور بچوں کو دعا اور حدیث یاد کروائی گئی۔ ہر بچہ سامنے آتا اور دعا اور حدیث دوسرے بچوں کو پڑھاتا تاکہ اس کی جھجک ختم ہو سکے۔ اس کے بعد تقریر کی کلاس ہوئی جس میں بچوں کو تقریر کرنا سکھایا گیا۔ بچوں کو نبی ﷺ کی ولادت

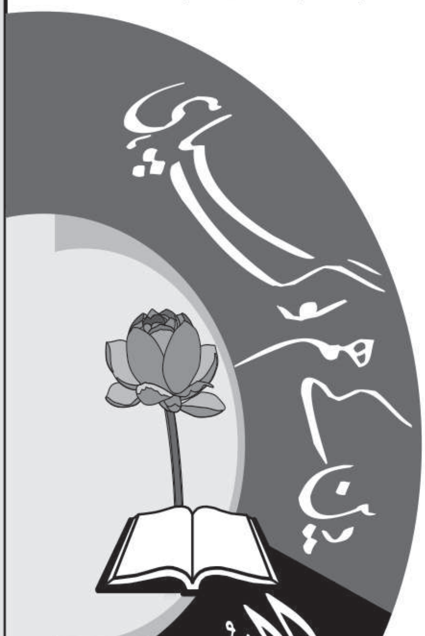

مبارکہ کا موضوع دیا گیا جس پر ہر بچے نے سامنے آ کر تقریر کی۔ کافی بچوں نے اچھی تقریر کی جس کے بعد بسم اللہ گیم کروائی گئی۔ اس کے لیے بچوں کو گراؤنڈ میں لایا گیا۔ بچے بسم اللہ گیم سے اتنے خوش ہوئے کہ ان کے اسرار پر دوبارہ کروائی گئی۔ اس کے بعد وضو اور نماز کا سنت طریقہ بچوں کو سکھایا گیا اور تمام بچوں نے نماز سنت کے مطابق ادا کرنے کا وعدہ کیا۔ اس کے بعد بچوں میں اسامہ بن زید ؓ کی سیرت بیان کر کے کوئز مقابلہ کروایا گیا۔ تمام بچوں نے غور سے سیرت سن کر جوابات دیئے۔ جس بچے نے سب سے زیادہ جواب دیئے اس کو انعام دیا گیا۔ پھر اصحاب

اخدود کا واقعہ بیان کیا گیا۔ پھر بچوں کو سیرت النبی ﷺ پر درس دیا گیا اور انہیں نبی ﷺ کی حرمت کے بارے میں بتایا گیا۔ تمام بچوں نے اسلام دشمنوں اور کفار سے دشمنی کا اظہار کیا اور ٹی وی اور کارٹونز سے بچنے کا وعدہ کرتے ہوئے سنت کے مطابق زندگی گزارنے کا عہد کیا۔ آخر میں بچوں کی ریفریشمنٹ کی گئی اور انعامات تقسیم کیے گئے۔ ہماری اس کاوش سے پرنسپل صاحب بھی بہت خوش ہوئے اور روضۃ الاطفال سکول میں لگوانے کا عزم ظاہر کیا۔

انس بن معاذ کیمپ (توحید مسجد)

توحید مسجد فیصل آباد کی خوبصورت مسجدوں میں سے ایک ہے۔ اس مسجد میں ایک خوبصورت لان ہے جہاں مختلف پھول اور پودے لگائے گئے ہیں اور یہاں بچے بیٹھ کر پڑھتے ہیں۔

ہمارا دوسرا سنڈے کیمپ اسی توحید مسجد مدینہ ٹاؤن میں تھا جس کا ٹائم 3 بجے سے 6 بجے تک کا تھا۔ تنزیل بھائی نے بچوں کو انس بن معاذ کیمپ کی دعوت دی۔ بچوں کی تعداد 15 تھی اور باقی بچے حرمت رسول ﷺ کی ریلی پر چلے گئے تھے۔ ان بچوں میں سے کچھ بچے پینٹنگ بنا کر لائے تھے اور تقریر یاد کر کے آئے تھے۔ حرمت رسول ﷺ کے موضوع پر اس کیمپ کا شیڈول وہی تھا۔

بسم اللہ گیم کے علاوہ ایک اور گیم کروائی گئی جس کا نام تھا ''کچھ کر کے دکھا'' اس گیم میں ہر بچے کو سٹیج پر آ کر کچھ کرنا ہوتا تھا۔ اس گیم میں بچوں نے کافی لطف اٹھایا۔ کوئی آ کر کسی پرندے یا جانور کی آواز نکالتا کوئی بھکاری بنتا' کوئی تلاوت کرتا وغیرہ۔ اس گیم میں ارقم نے بچوں کو کافی ہنسایا۔ آخر میں بچوں کی ریفریشمنٹ ہوئی اور پوزیشن لینے والے بچوں کو انعامات دیئے گئے۔ (رپورٹ: بلال شیخ)

ڈینگی بخار......!

(ضبط تحریر: جویریہ بتول۔ چکوال)

ننھے ساتھیو!

ڈینگی بخار وباء کی صورت میں پھیلتا ہے۔ اک ذرا سا مچھر ہمارے تجربات اور ترقی و تحقیق کی دھجیاں اڑا دیتا ہے۔ پاکستان میں یہ وباء 1994ء میں پہلی دفعہ نمودار ہوئی۔ یاد رہے یہ بیماری مادہ مچھر کے کاٹنے سے لگتی ہے۔

یقیناً یہ عذاب الٰہی ہے۔ پاکستان میں گزشتہ سال بھی اس بیماری سے ملک بھر میں کئی لوگ موت کے منہ میں چلے گئے تھے اور اس بار بھی کئی لوگ اس بیماری میں مبتلا ہو چکے ہیں......!

اسی لیے ڈینگی کے ممکنہ حملے سے بچنے کے لیے تدابیر اور احتیاطیں بتائی جاتی ہیں۔ حکومت پنجاب نے 2 ستمبر 2012ء کو انسدادِ ڈینگی دن منایا۔ سرکاری دفاتر' سکول' کالجز کھلے تھے حالانکہ یہ اتوار یعنی چھٹی کا دن تھا......! سیمینارز اور ریلیوں کا انعقاد ہوا اور اس بیماری سے بچنے کے لیے تدابیر بتائی گئیں......!

اس بیماری کا آغاز کسی خاص اور خطرناک انداز میں نہیں ہوتا بلکہ شروع میں بخار کی معمولی کیفیت ہوتی ہے...... ! پھر آہستہ آہستہ پٹھوں' ہڈیوں وغیرہ میں درد شروع ہوتا ہے اور انتہائی کمزوری محسوس کرتے ہوئے مریض یہ محسوس کرتا ہے کہ اس کی ہڈیاں ٹوٹ گئی ہیں...... بخار 106'107 سینٹی گریڈ تک پہنچ جاتا ہے اور خون میں سفید خلیے اچانک کم ہوجاتے ہیں...... ماہرین کہتے ہیں کہ ڈینگی پھیلانے والا مچھر صاف پانی میں پیدا ہوتا اور بیٹھتا ہے اور زیادہ تر صبح اور مغرب کے وقت کاٹتا ہے۔

جب ڈینگی بخار کی علامات واضح ہوجائیں تو چھاتی' کلائیوں اور ٹانگوں میں شدید درد کا احساس ہوتا ہے...... پیاس شدید لگتی ہے اور سرخ دانے بننا شروع ہوجاتے ہیں۔

ساتھیو! ہمیں بھی اللہ کی ذات پر مکمل بھروسہ رکھتے ہوئے اور اس کے غضب سے بچنے کا سوال کرتے ہوئے کچھ احتیاطی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں' جن میں پانی کو ڈھانپ کر رکھنا...... اپنی گلیوں کی نالیوں وغیرہ کو صاف رکھنا...... زیادہ تر وہاں سونا اور بیٹھنا جہاں زیادہ گند اور سامان نہ ہو یعنی کھلے اور ہوا دار کمرے میں...... کافور یا فرنائل کی گولیاں بستروں اور کمروں میں رکھی جائیں تاکہ ان کی خوشبو سے مچھر اپنا ٹھکانہ چھوڑ دے...... دیگر مچھر مار ادویات کا سپرے وغیرہ بھی کریں۔ پورا اور مکمل لباس زیب تن کریں۔ اس بخار سے خون میں موجود سفید خلیے کم ہو جاتے ہیں تو انسان کی موت کا خدشہ شدید ہوتا ہے لیکن ایک مسلمان کا یقین ہونا چاہیے کہ موت کا ایک وقت مقرر ہے۔ لہٰذا آگے پیچھے نہیں ہوسکتی......!

پیارے نبی اکرم ﷺ نے ہمیں یہی تعلیم دی ہے کہ کسی وباء کے پھیلنے کی صورت میں نہ وہ جگہ چھوڑی جائے جہاں رہتے ہو اور نہ وہاں جایا جائے جہاں وباء پھیلی پیارے نبی ﷺ نے جو اذکار اور دعائیں سکھلائی ہیں انہیں بھی یاد کرنا اور ہروقت پڑھنا چاہیے۔ ان شاء اللہ مثبت نتائج ملیں گے......! اسلام میں صبح و شام کے اذکار پر زور دیا گیا ہے۔ یہ دعائیں کثرت سے چلتے پھرتے' اٹھتے بیٹھتے پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْأَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ.

(ابن ماجه)

اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَا تُھْلِکْنَا بِعَذَابِکَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِکَ. (ترمذی)

لَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم. (مسنداحمد)

اَللّٰھُمَّ عَافِنَافِیْ بَدَنِنَا. (ابو داؤد)

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ. (مسنداحمد)

ساتھیو! پیارے نبی ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے ''جو آدمی بھی صدقِ دل سے شہادت کی دعا مانگے' اللہ اسے شہادت کی منزلوں تک پہنچا دیتا ہے اگرچہ وہ اپنے بستر پر ہی فوت ہو۔''

یا اللہ! زندہ رکھنا تو اسلام پر اور موت دینا تو لذت والی شہادت کی موت نصیب فرمانا۔

(ابن ماجہ' ابواب الجہاد' باب القتال فی سبیل

بچوں کی سائنس

کیا حکم ہے میرے آقا؟؟؟

طٰہٰ اعجاز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پیارے بچو!

کیا آپ اپنے دوستوں کو حیران کرنا چاہتے ہیں۔ دل تو بہت کرتا ہوگا کہ اللہ کرے مجھے بھی کوئی ایسا تجربہ معلوم ہو جائے جسے میں اپنے دوستوں پر آزما سکوں۔ چلیں ہم آپ کی اس خواہش کو پورا کردیتے ہیں۔ اس تجربہ سے آپ کو یہ بھی پتا لگ جائے گا کہ لوگوں کو کیسے بے وقوف بنا کر ان کے ایمان اور عقل کو بے کار کیا جاتا ہے۔

چلیں! تجربہ شروع کریں۔

اپنے دوست سے کہیں کہ اپنے نیلی سیاہی والے پن سے کاغذ پر لکھو۔ مزید اسے بتائیں کہ دیکھنا جب میں کہوں گا کہ ''سرخ لکھو'' تو پن سرخ لکھے گا اور جب میں کہوں گا کہ نیلا لکھو تو پن نیلا ہی لکھے گا۔ دوست آپ کو شک کی نگاہ سے دیکھیں گے اور کچھ تو آپ کا خوب مذاق اڑائیں گے۔ مگر اب آپ انہیں کھلا چیلنج دیں کہ آؤ کھلے میدان میں اور مقابلہ شروع کرتے ہیں۔ آپ نے دو شرطیں اپنی بھی منوانی ہیں۔

① پن نیلی سیاہی والا استعمال کرنا ہوگا ہے۔

② کاغذ میرا ہوگا اور پن آپ کا۔

اب مقابلہ شروع ہوگا اور آپ کہیں گے ''نیلا لکھو'' تو پن نیلا لکھنا شروع کردے گا اور جیسے ہی آپ کہیں گے ''سرخ لکھو'' تو پن سرخ لکھنا شروع ہوجائے گا۔ اب آپ کے دوست آپ کی ذہانت سے متاثر ہوجائیں گے اور آپ سے مطالبہ کریں گے کہ یہ تجربہ انہیں بھی بتادیں۔

اب سن لیں ذرا کہ کرنا کیسے ہے؟

☆......ایک نیلا پن لیں لیکن بال پوائنٹ استعمال نہیں کرنا، ورنہ تجربہ فیل ہوجائے گا، جیسے انڈیا کے میزائل فیل ہو جاتے ہیں بالکل اسی طرح۔ ☆......تھوڑا سا سفید چونا لیں جو پانی میں پگھلا ہوا ہو۔ ☆......تھوڑی سی روئی لے لیں۔

اب شروع والی جگہ (ایک دو لائنیں) خالی رہنے دیں اور جہاں آپ نے سرخ لکھنے کا حکم دینا ہے، وہاں پر روئی کو چونے والے پانی سے ہلکا گیلا کرکے اس مقام پر لگادیں۔ کاغذ تھوڑی دیر میں سوکھ جائے گا۔ لیں جی آپ کے حکم پر چلنے والا کاغذ تیار ہے مگر ایک بات کا خاص خیال رکھنا ہے کہیں آپ سرخ لکھنے کا کہنے میں جلدی یا تاخیر نہ کردیں۔ جیسے ہی نیلی سیاہی چونے والی جگہ پر آئے گی، نیلی سیاہی سرخ رنگ میں تبدیل ہوجائے گی۔

حمزہ اکرام

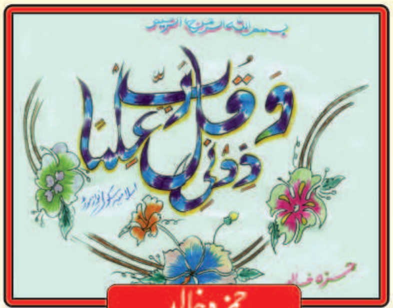

حمزہ خالد

فزا، کراچی

عالیہ الیاس، گوجرانوالہ

بلال سرور، پنڈی بھٹیاں

تصویری نمائش

اقراء ملک، بہاولپور

اگلی تصویری نمائش کا موضوع

حرمت رسول ﷺ

نوٹ پہلے تین انعام یافتگان کو
500 روپے کی کتب ارسال کی جائیں گی

فہد اللہ بن طاہر اقبال

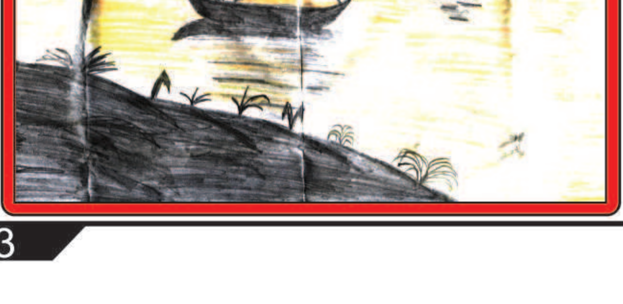

......السلام

علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کرتی ہوں مع الخیر (یعنی خیریت سے) ہوں گے۔

مورخہ اکیس ستمبر کا ذکر ہے' ابھی چند گھڑیاں ہی گزری تھیں کہ دن نے جمعۃ المبارک کی اجلی' نکھری دوپہر کی دہلیز پہ ''قدم رنجا'' فرمایا (مطلب دن نکلا)۔اچانک ننھے حذیفہ کی پرجوش آواز سنائی دی۔

''باجی! آپ کے دو رسالے آئے ہیں۔''

اس کے ہاتھ میں موجود ''روضۃ الاطفال اور الصافات'' دیکھ کر ہمیں حیرت کا 440 وولٹ کا کرنٹ لگا۔

ابھی کچھ دن قبل ہی تو ہم نے ''روضۃ الاطفال'' پہ ''مہک بھری فاتحہ'' پڑھی تھی (آپ کی دعاؤں پر رہے تو ایک نہ ایک دن آپ مکمل جنازہ بھی پڑھیں گی)۔ہم خدانخواستہ ہرگز مرنے مارنے کے شوقین نہیں لیکن کیا کیجیے کہ ہم تک یہ اطلاع بہم پہنچا دی گئی تھی کہ ''روضۃ الاطفال بند ہو چکا ہے'' (آپ سورۃ الحجرات کی آیت 6 کا ترجمہ اور تفسیر پڑھیں)

بات کرتے ہیں شمارہ نمبر 127 کی......جس کا ٹائٹل بارود اور دھوئیں کے باوجود دلفریب تھا لیکن یقین مانئے رسالہ ''العجیب'' تھا۔

''العجیب'' اس لیے کہ ٹائٹل پہ جلی حروف میں کندہ ''الاطفال'' اور اندر تقریباً ہر صفحے پہ موجود کوئی نہ کوئی ''بڑے میاں'' (ویسے یہ بات بھی ''العجیب'' ہے کہ خط کا انداز تحریر الاطفال والا ہرگز نہیں ہے)۔

واللہ! ہماری ''گزارش بلکہ ''اپیل'' ہے کہ آپ حضرات ننھے منے نونہالوں پہ ذرا رحم کیجیے اور اس قدر ''معصومیت'' سے ان کا ''ننھا منا حق'' غصب کرنے کی کوشش مت کریں۔

ہم بھی تو ابھی ''ننھے منے'' سے ہیں (استغفر اللہ......!!)

لیکن کیا کیجیے کہ دنیا بڑی ظالم ہے' مانتی ہی نہیں......! (زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجھو)

ہم تو بس اتنا کہیں گے کہ جیتے رہیں' خوش رہیں۔

(حفصہ افضال۔ گجرات)

......السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک بار پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہیں۔کیا حال ہے ایڈیٹر بھیا! امید ہے کرسی پر ٹیک لگائے ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے بیٹھے ہوں گے (ہر اندازہ ضروری نہیں کہ ٹھیک ہو)۔بھائی ہم ایک نئے لکھاری ہیں' میں نے پچھلی بار ایک تحریر اور آدھی ملاقات میں بھی حصہ لیا تھا (تو آپ پرانے ہو گئے ہیں) لیکن آپ نے پہلی بار ہی مایوس کر دیا۔اگر اس دفعہ بھی اگر شائع نہ کیا تو اب ہم نے لکھنا ہی چھوڑ دینا ہے۔

اب آتے ہیں روضۃ الاطفال کی طرف......جو بہت ہی زبردست تھا۔عکاشہ بھائی کے ساتھ سیر کر کے تو بہت مزہ آیا۔آخر میں اللہ اس روضہ کو دن دگنی' رات چگنی ترقی عطا فرمائے۔آمین

(دانیہ محسن رضا۔مریدکے)

......السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس بار پندرہ روزہ رسالہ روضۃ الاطفال بہت اچھا تھا۔ ٹائٹل بہت پسند آیا۔اس میں موجود تمام واقعات' سچی کہانیاں' تصویری نمائش' اقوال زریں' اسلامی اشعار' بچپن ان شہیدوں کا' پھر بالخصوص آخری صفحہ جہاں کم خرچ بالانشیں کی صورت میں تجربات کرنا بہت اچھا لگتا ہے اور خوب معلوماتی صفحہ ہوتا ہے۔ یہ سلسلہ بند نہیں ہونا چاہیے۔شکریہ

(محمد توصیف الرحمٰن شاہ' محمد کاشف اشرف' نیو مثالی سکول شورکوٹ سٹی)

......السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایڈیٹر بھیا کیا حال چال ہے؟

میں پرانی قاریہ ہوں اور نئی لکھاریہ......!

روضہ الحمدللہ شاندار ہے اور شاندار ہی رہے گا۔اس کے علاوہ اسلام کی روشنی بھی پھیلاتا رہے گا۔ان شاءاللہ

شمارہ نمبر 127 کی انوکھی سیر تو واقعی ہی انوکھی تھی۔''مجھے انوکھی سیر کر کے بڑا مزا آیا......اسے پڑھ کر میرے ذہن میں ایک آئیڈیا آیا......اس آئیڈیا نے میرے ہاتھ میں قلم تھمایا......عکاشہ بھائی نے سب کو بہت ہی ہنسایا......میں نے ساری تقریب کو خیالوں میں اپنے سامنے پایا......قمر بھائی کا لباس نظر آیا......اور حبیب بھائی کو میں نے شیروانی میں پایا......پھر کھانے کے لیے پانی منگوایا......کیونکہ دیگ سے آدھے چاولوں کو غائب پایا......وہ محافظ ہی بھاگ گئے جن کے ہاتھوں میں تھا دیگ کو تھمایا......سب کو بڑا غصہ آیا......لیکن ہنس ہنس کر لڑکوں نے دوسروں کو ہنسایا...... پھر واپسی کا وقت آیا......بس بھئی بس اب گھر ہے نزدیک آیا...... یہ قصہ ہے سب گھر والوں کو سنایا......'' (ردی کی ٹوکری کا جی بہت للچایا......مگر ہم نے آپ کے خط کو بچایا......اور روضۃ الاطفال میں ہے پہنچایا......)

(مدثرہ عبدالخالق۔استقلال آباد کالونی سرگودھا)

......السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کرتی ہوں مع الخیر ہوں گے۔ان شاءاللہ

روضۃ الاطفال سارا' ہماری آنکھوں کا تارا
ہمیں ہے بہت پیارا' بن گیا دلکش نظارا
خدا اسے رکھے سلامت' یونہی جگمگاتا رہے تا قیامت

ایڈیٹر بھیا! میرا ایک مشورہ ہے کہ آپ ہمیں ہر شمارے میں مضامین کا موضوع بتا دیا کریں اور پھر ہم اسے مدنظر رکھتے ہوئے تحریر لکھ کر شائع کریں گے اور پھر جس کی تحریر اچھی ہوئی اسے انعام بھی دیں۔اگر میرا مشورہ اچھا لگا تو اس پر عمل ضرور کیجیے گا۔(ضرور غور کیا جائے گا۔آپ کی تجویز کا شکریہ)

(قمر النساء' اخت حافظ طیب طاہر)

......السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

لاکھوں فرزندانِ توحید شمع رسالت ﷺ پر قربان ہونے کے لیے پروانوں کی طرح سڑکوں پہ احتجاج کر رہے ہیں......آنکھوں سے بہتے آنسو......جذبات کے آتش فشاں......لرزتے ہونٹ......کپکپاتے بدن...... جماعۃ الدعوۃ کے کارکنوں و اکابرین محترم ...... پرامن لوگ ہیں یہ...... نہ توڑ پھوڑ' نہ جلاؤ گھیراؤ' نہ دھونس' نہ دھمکیاں ہزاروں کی تعداد اور پرامن......واہ! سبحان اللہ!

اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کی مشکلیں آسان کریں' کافروں و مشرکوں منافقوں پہ غلبہ عطا فرمائیں۔آمین

(ارم شائستہ' بنت محمود احمد مغل' گلی سلفیہ مسجد والی قلعہ دیدار سنگھ)

......السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک اہم بات جس نے قلم اٹھانے پر مجبور کیا وہ یہ کہ مسلمان پہلے والے مسلمانوں کی طرح شاید اللہ پر توکل نہیں کر رہے۔ہم نے اللہ کو چھوڑ کر عارضی سہاروں پر توکل کرنا شروع کر دیا ہے۔جس کی وجہ سے غیر مسلم بھی ہمارا مذاق اڑاتے اور ہمارے مسلمان ہونے پر شک کرتے ہیں۔

المحمدیہ روضہ سوسائٹی پاکستان کے زیر اہتمام

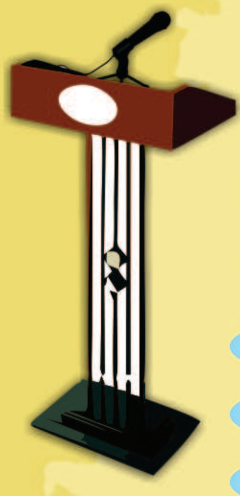

انٹر سکولز

حرمت رسول ﷺ تقریری مقابلہ

عنوان

حرمت رسول ﷺ پر جان بھی قربان ہے

جب تک نہ کٹ مروں خواجہ بطحا ﷺ کی حرمت پر

راولپنڈی	گوجرانوالہ	سیالکوٹ	سرگودھا
فیصل آباد	لاہور	اسلام آباد	پشاور
ساہیوال	ملتان	بہاولپور	وہاڑی

میں ہو رہا ہے۔

قواعد وضوابط

- صرف ضلع گوجرانوالہ کے ہائی سکولوں کے ریگولر طلباء مقابلہ میں شرکت کے اہل ہوں گے۔
- تقریر کا دورانیہ 3 سے 5 منٹ ہوگا۔
- ججز کا فیصلہ حتمی ہوگا۔
- تلفظ، خوداعتمادی، اندازِ بیان اور تقریری مواد کے الگ الگ نمبرز ہوں گے۔
- رجسٹریشن فارم پر ہر طالب علم کا مکمل بائیو ڈیٹا، ایک تصویر اور سربراہ ادارہ کی تصدیق لازمی ہے۔
- وقت کی پابندی ازحد ضروری ہے۔
- ہر سکول سے زیادہ سے زیادہ دو طالب علم حصہ لے سکتے ہیں۔ جن کا موضوع ایک دوسرے سے مختلف ہوگا۔

بمقام ....

مورخہ .... بوقت ....

المحمدیہ روضہ سوسائٹی گوجرانوالہ: 0332-6263645